

شعبان، فضیلت، عبادات اور رُسومات

زبیدہ عزیز^o

شعبان المعظم قمری کینڈر کا آٹھواں مہینہ ہے، جو رجب اور رمضان کے درمیان آتا ہے۔ اس مہینے میں لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ شعبان وہ مہینہ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے بعد سب سے زیادہ روزے رکھے۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان فرماتے ہیں:

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ أَرَكْتَ تَصُومُ شَهْرًا مِنْ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ
قَالَ ذَلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ
الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ (سنن النسائي،
كتاب الصيام، حدیث: ۲۶۲۴) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو
شعبان کے علاوہ کسی مہینے کے اتنے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا:
رجب اور رمضان کے درمیان یہ وہ مہینہ ہے جس کی فضیلت سے لوگ غافل ہیں۔
یہی وہ مہینہ ہے جس میں اعمال رب العالمین کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ پس
میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش کیے جائیں تو میں روزے کی حالت
میں ہوں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعبان کے پورے مہینے میں اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش
کیے جاتے ہیں۔ اس کے لیے کسی ایک دن کو مخصوص کرنا صحیح نہیں ہے۔

o اسلام آباد

اُم المؤمنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں:

مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ (ترمذی، ابواب الجمعة، ابواب الصوم عن رسول الله، باب ما جاء في وصال شعبان برمضان، حدیث: ۷۰۰) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان کے علاوہ پے درپے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يُفْطِرُ وَ يُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يَصُومُ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ اسْتَكْمَلَ صِيَامَهُ شَهْرًا إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ (بخاری، کتاب الصوم، باب صوم شعبان، حدیث: ۱۸۸۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے چلے جاتے یہاں تک کہ ہم کہتے آپ روزہ رکھنا نہ چھوڑیں گے، اور آپ روزے چھوڑتے چلے جاتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ کبھی روزہ نہ رکھیں گے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان کے علاوہ کسی ماہ کے مکمل روزے رکھتے نہیں دیکھا اور میں نے آپ کو شعبان کے علاوہ کسی مہینے میں کثرت سے روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

ان احادیث سے ماہ شعبان میں کثرت سے روزے رکھنے کی اہمیت کا علم ہوتا ہے۔ تاہم، پورے شعبان کے روزے صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی مختص تھے، جب کہ امت کو نصف شعبان کے بعد عمومی طور پر روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ البتہ وہ افراد اس سے مستثنیٰ ہیں جو ایام بیض یا پیر اور جمعرات کے روزے رکھتے ہوں یا گذشتہ رمضان کے قضا روزے رکھنا چاہتے ہوں۔ (سنن ابن ماجہ)

شعبان اور شبِ برأت

نصف شعبان کی رات عمومی طور پر شبِ برأت کے نام سے منائی جاتی ہے جس کی کوئی دلیل قرآن و سنت میں موجود نہیں ہے۔ نیز اس کی فضیلت کے بارے میں کسی روایت میں بھی لیلیۃ البرأت کا نام نہیں ملتا۔ برأت کے لفظی معنی اظہارِ بیزاری کے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ میں فرمایا:

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ (التوبہ ۱:۹) اعلانِ برأت ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے۔

اس آیت مبارکہ میں برأت کا لفظ مشرکین مکہ سے بیزاری کے اظہار کے لیے استعمال ہوا ہے۔ بالفرض اس لفظ کو اس رات کی وجہ تسمیہ تسلیم کر بھی لیا جائے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کون کس سے بیزاری کا اظہار کر رہا ہے اور اس کا نصف شعبان کی رات سے کیا تعلق ہے؟

● نصف شعبان کی رات اور نزولِ قرآن: بعض لوگ نصف شعبان کی رات کی فضیلت ثابت کرنے کے لیے سورۃ الدخان کی ان آیات کا حوالہ دیتے ہیں:

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبَرَّكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ﴿۳۴﴾ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ﴿۳۵﴾

(الدخان ۳۴:۳-۳۴) ہم نے اسے ایک بڑی خیر و برکت والی رات میں نازل کیا ہے،

کیوں کہ ہم لوگوں کو متنبہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ یہ وہ رات تھی جس میں ہر معاملے کا حکیمانہ فیصلہ صادر کیا جاتا ہے۔

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا واقعی ان آیات میں لیلۃ مبارکہ سے مراد نصف شعبان کی رات ہی ہے یا اس سے مراد کوئی اور رات ہے؟ لیلۃ مبارکہ کے بارے میں ابن کثیرؒ لکھتے ہیں: اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس نے اسے مبارک رات میں نازل فرمایا اور مبارک رات سے مراد لیلۃ القدر ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱۰۰﴾ (القدر ۱:۹۷) ”بے شک ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کیا“۔ اور یہ لیلۃ القدر رمضان کی رات تھی جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: نَشْهُرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ (البقرہ ۲:۱۸۵) ”رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا“۔ (تفسیر ابن کثیر، ص ۴۰۸)

ابن کثیرؒ کی اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ لیلۃ مبارکہ سے مراد لیلۃ القدر ہے نہ کہ نصف شعبان کی رات۔ کیوں کہ قرآن مجید لیلۃ القدر میں نازل ہوا اور لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ کی ایک رات کا نام ہے۔ نیز لیلۃ القدر ہی وہ رات ہے جس میں تمام امور کے فیصلے کیے جاتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق بھی لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنا چاہیے۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبادہ بن صامتؓ نے بیان کیا کہ آپؐ اس لیے نکلے کہ ہمیں شبِ قدر کے بارے میں بتائیں۔ اتنے میں دو مسلمان لڑ پڑے تو آپؐ نے فرمایا: ”میں تمہیں شبِ قدر کے بارے میں بتانے کے لیے نکلا تھا لیکن فلاں کے لڑنے سے بھول گیا اور شاید تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ تم اس کو ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ میں تلاش کرو۔“ (بخاری) اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے اور فرماتے: ”رمضان کے آخری عشرے میں شبِ قدر تلاش کرو۔“ (بخاری)

سورۃ الذخاں کی آیات کی تفسیر اور صحیح احادیث مبارکہ لیلیۃ القدر کے رمضان میں ہونے کی وضاحت کے بعد یہ دعویٰ درست نہیں کہ لیلیۃ القدر نصف شعبان کی رات ہے یا لیلیۃ القدر اور لیلیۃ مبارکہ دو مختلف راتیں ہیں۔

● نصف شعبان کی رات اور عبادات: نصف شعبان کی رات کے حوالے سے بعض عبادات کا اہتمام کیا جاتا ہے جو شرعاً ثابت نہیں ہیں۔ یہ عبادات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے دور کے بعد کی ایجاد ہیں۔ صحابہ کرامؓ امت کے بہترین لوگ تھے۔ اگر اس طرح کی عبادات پسندیدہ ہوتیں تو وہ ان کو اپنانے میں پہل کرتے۔

حافظ ابن رجب لکھتے ہیں: ”نصف شعبان کی رات میں اہل شام کے تابعین میں سے خالد بن معدان، محول اور لقمان بن عامر وغیرہ بڑی محنت سے عبادت کرتے تھے۔ انھی تابعین سے لوگوں نے اس رات کی تعظیم اور فضیلت ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جن میں بصرہ کے کچھ عبادت گزار تھے، مگر علمائے حجاز کی اکثریت نے اس کا انکار کیا۔ جن میں امام مالک، عطاء بن ابی ملیکہ اور دیگر فقہائے مدینہ شامل تھے۔ سب ہی نے اسے بدعت کہا۔“

عبادات کے لیے مخصوص دنوں اور راتوں کا ذکر واضح طور پر قرآن اور احادیث میں ملتا ہے۔ مثلاً محرم الحرام میں یومِ عاشورہ، عشرہ ذوالحجہ، یومِ عرفہ، یومِ النحر، ایام تشریق، ماہ رمضان، لیلیۃ القدر، یومِ جمعہ، ایامِ بیض، یعنی ہر قمری مہینے کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ وغیرہ مگر شبِ براءت کی عبادت کا کہیں بھی ذکر نہیں ملتا۔

● الصَّلَاةُ الْاَلْفِيَّةُ: نصف شعبان کی رات کی جانے والی ایک عبادت الصَّلَاةُ الْاَلْفِيَّةُ

ہے۔ یہ سورکت نماز ہے اور ہر رکعت میں سورۃ الاخلاص دس مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ اس طرح سورۃ الاخلاص کی کل تعداد ایک ہزار مرتبہ ہو جاتی ہے۔

بر عظیم پاک وہند میں اس نماز کا بہت اہتمام کیا جاتا ہے۔ لوگ غروب آفتاب سے کچھ پہلے ہی مساجد میں جمع ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ فرض نمازیں ادا نہ کرنے والے بھی یہ نماز پڑھ کر سمجھتے ہیں کہ اس رات کی برکت سے ان کے سابقہ تمام گناہ اور خطائیں معاف ہو جائیں گی اور ان کی عمر، کاروبار اور رزق میں برکت ہو جائے گی۔ حالاں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات میں کوئی مخصوص نماز نہیں پڑھی اور نہ خلفائے راشدینؓ ہی نے اور نہ ائمہ دین امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ، امام ثوریؒ، امام اوزاعیؒ، اور امام لیثؒ میں سے کسی نے اسے قبول کیا ہے۔

اس بارے میں جو روایات منقول ہیں بالاتفاق تمام اہل علم اور محدثین کے نزدیک موضوع ہیں۔ اس کی ابتدا کے بارے میں علامہ مقدسیؒ فرماتے ہیں: ”ہمارے ہاں بیت المقدس میں نہ صلوة الرغائب (جو رجب کے مہینے میں پہلے جمعہ کو ادا کی جاتی ہے) کا رواج تھا، نہ صلوة شعبان کا۔ صلوة شعبان کا رواج ہمارے ہاں سب سے پہلے اس وقت ہوا جب ۴۸ھ میں ایک شخص ابن ابی الحراء نابلس سے بیت المقدس آیا۔ وہ بہت اچھا قرآن پڑھتا تھا۔ وہ شعبان کی پندرہویں تاریخ کو مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے کھڑا ہوا۔ اس کی حسن قراءت سے متاثر ہو کر ایک شخص اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا، پھر ایک اور پھر ایک اور، اس طرح کافی لوگ اس کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ پھر وہ دوسرے سال بھی پندرہویں شعبان کی شب آیا اور حسب سابق لوگوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھی۔ پھر سال بہ سال اسی طرح ہوتا رہا اور یہ بدعت زور پکڑ گئی، بلکہ گھر گھر پہنچ گئی اور اب تک جاری ہے۔“

ملا علی قاری صلوة الالفیۃ کو موضوع قرار دیتے ہیں۔ مولانا عبدالرحمن مبارک پوری کہتے ہیں کہ: نصف شعبان کے روزے کی فضیلت میں مجھے کوئی صحیح اور مرفوع حدیث نہیں ملی۔ (تحفة الاحوذی، ج ۳، ص ۵۰۵)

حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کے اضافے اصل دین میں ہوتے رہتے ہیں اور رفتہ رفتہ دین کا حصہ بن جاتے ہیں، یوں دین اسلام کی اصل شکل مسخ ہو کر رہ جاتی ہے۔

● سلامی روزہ: استقبالِ رمضان کے طور پر، سلامی روزہ شعبان کے آخر میں رکھا جاتا ہے۔ یہ روزہ نہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا اور نہ کسی اور کو رکھنے کا حکم دیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب نصف شعبان باقی رہ جائے تو اس کے بعد روزہ نہ رکھو“۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ”رمضان سے ایک یا دو دن پہلے کوئی شخص روزہ نہ رکھے، البتہ وہ شخص جو اپنے معمول کے مطابق روزے رکھتا آ رہا ہے وہ رکھ سکتا ہے“ (بخاری)۔ یعنی کسی کا فرض روزہ رہتا ہو تو وہ رکھ لے یا وہ شخص جو پیر یا جمعرات کے مسنون روزے رکھتا ہے اور وہ دن رمضان سے پہلے آ رہے ہوں تو ایسا شخص روزہ رکھ سکتا ہے۔

● مخصوص اذکار و حلقے: نصف شعبان کی رات لوگ مسجدوں میں حلقہ بنا کر بیٹھتے ہیں اور ہر حلقے کا ایک ذمہ دار ہوتا ہے۔ دیگر افراد ذکر اور تلاوت میں اس کی اقتداء کرتے ہیں، مثلاً کلمہ طیبہ یا دوسرے اذکار کو خاص طرز اور ترنم کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ یہ خود ساختہ اعمال ہیں جن کی دلیل قرآن و سنت میں موجود نہیں ہے۔

نصف شعبان کی رات اور مختلف رسومات

● قبرستانِ جانا: نصف شعبان کی رات کے بارے میں ایک بات مشہور کر دی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات بقیع کے قبرستان تشریف لے گئے اور دلیل کے طور پر مندرجہ ذیل روایت پیش کی جاتی ہے:

أم المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے: ”جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری میرے پاس ہوتی تو آخر رات میں بقیع (قبرستان) کی طرف نکلتے اور کہتے:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ وَأَنَا كُمْ مَا تُوَعَدُونَ عَدَاؤًا مُّؤَجَّلُونَ وَإِنَّا
 إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا حِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ (مسلم، کتاب
 الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، حدیث ۱۶۷۱) سلام ہو
 تم پر اے گھر والو مومنو! جس کل کا تم سے وعدہ تھا کہ تمہارے پاس آنے والا ہے،
 وہ تمہارے پاس آچکا اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ!

بقیغ غرقد والوں کو بخش دے۔

اس حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نصف شعبان کی رات کو خاص طور پر قبرستان جانے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ صرف یہ پتا چلتا ہے کہ آپ اپنے معمول کے مطابق قبرستان گئے تھے۔

● قبر پر لکڑی گاڑنا: قبر پر لکڑی گاڑ کر مردے کے حسب حال کپڑے پہنائے جاتے ہیں اور اس سے باتیں کی جاتی ہیں، دعائیں اور گریہ و زاری کی جاتی ہے۔ ان اعمال کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

● روحوں کی واپسی: بعض لوگ عقیدہ رکھتے ہیں کہ خاندان کی میتوں کی روہیں اس رات اپنے گھر آتی ہیں اور دیکھتی ہیں کہ ان کے لیے کیا پکا یا گیا ہے۔ چنانچہ لوگ مٹھائیاں، حلوے اور دیگر ایشیا بنانے کا اہتمام کرتے ہیں اور انھیں گھروں میں مخصوص مقامات پر رکھا جاتا ہے تاکہ میت کی روح وہاں آ کر خوش ہو۔ اس طرح گھروں کو صاف کیا جاتا ہے۔ یہ من گھڑت اور بے بنیاد باتیں ہیں۔ کیونکہ قرآن اور سنت کے مطابق نیک روہیں علیین میں اور بری روہیں سخبین میں ہوتی ہیں۔ ان روحوں کا یہ حصار توڑ کر دنیا میں آ جانا گویا اللہ کے قانون کی خلاف ورزی ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے:

وَمِنْ وَّآیٰہِمۡمَ بَزَّخِ اِلٰی یَیۡوَمِ یُبۡعَثُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾ (المومنون ۲۳: ۱۰۰) اب ان سب

(مرنے والوں) کے پیچھے ایک برزخ حائل ہے، دوسری زندگی کے دن تک۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جب تک شب برأت کے موقعے پر ختم کی رسم ادا نہ کی جائے تو میت کا شمار مردہ میں نہیں ہوتا اور اس کی روح معلق رہتی ہے۔ یہ بھی ایک غلط عقیدہ ہے جس کا ثبوت قرآن مجید یا احادیث مبارکہ میں نہیں ملتا۔

● مُردوں کی عید: بعض لوگ نصف شعبان کو مُردوں کی عید کہتے ہیں۔ ان کے مطابق عید الفطر زندوں کی عید، جب کہ شب براءت مُردوں کی عید ہے۔ اگر کوئی مر جائے تو شب براءت کی فاتحہ دلائے بغیر کوئی خوشی کا دن نہیں منایا جاسکتا۔ یہ بھی ایک من گھڑت بات ہے۔

● حلوہ پکانا: نصف شعبان کے دن حلوہ پکا کر تقسیم کرنا بھی ایک ضروری امر بن چکا ہے اور اس فعل میں عوام کی اتنی بڑی تعداد شامل ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ دلیل یہ دی جاتی ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک جنگِ اُحد میں شہید ہوئے تو ان کو حلوہ بنا کر کھلایا گیا۔ حالاں کہ جنگِ اُحد شوال میں ہوئی اور حلوہ شعبان میں پکایا جاتا ہے۔
بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت اویس قرنیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اتباع میں دانت شہید کیے اور انھوں نے حلوہ کھایا۔ اس روایت میں بھی کوئی صداقت نہیں ہے۔ اس طرح کی بے بنیاد باتوں کی ایک طویل فہرست پائی جاتی ہے۔

● چراغاں و آتش بازی: گھروں، چھتوں، مسجدوں، درختوں اور قبرستانوں وغیرہ پر چراغاں کرنا، قندیلیں روشن کرنا، پٹانے چھوڑنا، آتش بازی کرنا اور پوری رات اس کھیل تماشے کے ساتھ جاگ کر گزارنا، نصف شعبان کی رات میں ایک معمول بن چکا ہے۔ یہ ہندوؤں کی دیوالی، مجوسیوں کی آتش پرستی کی نقل کے سوا کچھ نہیں ہے، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلم اقوام کی مشابہت سے سختی سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

مَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب فی بس الشہرة، حدیث ۳۵۳۰) جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انھی میں سے ہے۔

ضعیف روایات

نصف شعبان کی رات کی فضیلت سے متعلق جو روایات بیان کی جاتی ہیں وہ نہایت ضعیف ہیں جن سے استدلال کرنا کسی طور درست نہیں، مثلاً:

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ماہِ رمضان کے بعد کس ماہ میں روزہ رکھنا افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ماہِ رمضان کی تعظیم میں شعبان کا روزہ۔ پھر دریافت کیا کہ کس ماہ میں صدقہ و خیرات کرنا افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ماہِ رمضان میں صدقہ کرنا۔ امام ابن الجوزی نے اس روایت کو صحیح نہیں کہا کیوں کہ اس کا ایک راوی صدقہ بن موسیٰ درست نہیں۔ ابن حبان نے کہا کہ صدقہ جب روایت کرتا ہے تو حدیثوں کو الٹ دیتا ہے۔ امام ترمذیؒ نے کہا کہ محدثین کے نزدیک صدقہ، قوی نہیں۔ اس کے علاوہ یہ روایت ابو ہریرہؓ کی صحیح حدیث کے مخالف ہے جس میں بیان ہے کہ ماہِ رمضان کے بعد افضل روزہ محرم کا ہے۔

● اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کو بستر سے گم پایا۔ میں آپ کی تلاش میں نکلی تو دیکھا کہ آپ ہفتیج میں ہیں۔ مجھے دیکھ کر نبی اکرمؐ نے فرمایا: کیا تو اس بات کا خوف کھاتی ہے کہ تجھ پر اللہ اور اس کا رسولؐ ظلم کریں گے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! میں نے سمجھا کہ آپ کسی دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ماہ شعبان کی نصف شب کو آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ لوگوں کی بخشش فرمادیتا ہے۔

امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ کی اس حدیث کو ہم حجاج کی سند سے جانتے ہیں اور میں نے امام بخاریؒ سے سنا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ امام دارقطنیؒ نے کہا: یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے اور اس کی سند مضطرب ہے اور غیر ثابت ہے۔ علامہ البانیؒ نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

موضوع روایات

بہت سی روایات تو موضوع، یعنی من گھڑت ہیں جن کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنا بھی گناہ ہے۔

● رجب اللہ کا مہینہ ہے، اور شعبان میرا مہینہ ہے، اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔
حافظ ابوالفضل بن ناصرؒ نے اس کے ایک راوی ابو بکر نقاش کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ دجال اور حدیث گھڑنے والا ہے۔ ابن وحیہؒ، علامہ ابن الجوزیؒ، علامہ صغانیؒ اور علامہ سیوطیؒ نے اسے موضوع قرار دیا ہے۔

● اے علیؑ! جو شخص نصف شعبان کو سو رکعت نماز پڑھے اور اس کی ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الاخلاص دس مرتبہ پڑھے۔ اے علیؑ! کوئی بندہ نہیں ہے جو ان نمازوں کو پڑھے مگر اللہ تعالیٰ اس کی ہر حاجت اور ضرورت کو جو وہ اس رات مانگے پوری کر دیتا ہے۔

علامہ ابن الجوزیؒ نے لکھا ہے کہ اس حدیث کے موضوع ہونے میں مجھے کوئی شک و تردد نہیں ہے اور اس حدیث کے تینوں طرف (طریقوں) میں مجہول اور انتہائی درجے کے ضعیف راوی ہیں۔ علامہ ابن القیمؒ، علامہ سیوطیؒ اور علامہ شوکانیؒ نے بھی اسے موضوع قرار دیا ہے۔

جو شخص نصف شعبان کو بارہ رکعت نماز پڑھے جس میں ہر رکعت میں (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

تیس بار پڑھے تو وہ نماز مکمل کرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانا نہ دیکھ لے گا۔
 علامہ ابن القیم، علامہ سیوطی اور علامہ ابن الجوزی نے اسے موضوع قرار دیا ہے۔ اس کے
 راویوں میں ایک پوری جماعت مجہول لوگوں کی ہے۔

● حضرت علی بن ابوطالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 جب نصف شعبان ہو تو تم اس رات قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو، کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ غروب آفتاب
 کے بعد آسمان دنیا میں نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ کوئی ہے مغفرت کا طلب گار کہ میں اسے بخش
 دوں! کوئی ہے روزی کا خواستگار کہ میں اسے روزی دوں! کوئی ہے مصائب کا گرفتار کہ میں اسے
 عافیت دوں اور کوئی ہے۔۔۔ اور کوئی ہے۔۔۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جائے۔

علامہ بوضیری کے مطابق اس کے راویوں میں ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد بن ابی سبرہ ہے،
 جس کے بارے میں امام احمد، ابن معین اور حافظ ابن حجر وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔
 خلاصہ بحث: ان روایات کے مطالعے کے بعد بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ
 جشنِ شبِ برأت اور اس میں کی جانے والی عبادات کی شرعی حیثیت کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ تمام عبادات کا اصل مقصد اللہ کی خوشنودی اور رضا کا حصول ہے۔ ہمیں
 بالکل اختیار نہیں کہ ہم خود سے دین میں، کسی عبادت کو کسی خاص وقت یا طریقے سے متعین کر لیں،
 جس کا حکم اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہمیں نہیں دیا۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہم
 اللہ کے دین کو یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کو نامکمل سمجھنے کی عظیم غلطی کر رہے ہیں
 اور ایک بدعت کے مرتکب ہو رہے ہیں (نعوذ باللہ من ذلک)۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَقَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ
 الْمُرْسَلِينَ ﴿۲۱﴾ (الشعراء ۲۱:۲۲) پھر میں تمہارے خوف سے بھاگ گیا۔ اس کے

بعد میرے رب نے مجھ کو حکم عطا کیا اور مجھے رسولوں میں شامل فرمایا۔

لہذا ضروری ہے کہ جس وقت، طریقے، تعداد اور انداز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کی،
 یا کرنے کا حکم دیا ہے، ہم ان کو اسی طرح ادا کریں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدِمُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ① (الحجرات ۴۹:۱) اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول کے آگے پیش قدمی نہ کرو، اور اللہ سے ڈرو، اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ مُحَدَّثَةٍ بَدْعَةٌ وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ (النسائی، کتاب صلوة العیدین، کیف الخطبہ، حدیث ۱۷۶۷) ہر نیا کام (دین میں داخل کرنا) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں جانے والی ہے۔

عبادات میں آپ کے طریقے کی من و عن پیروی میں ہی ہماری دین و دنیا کی کامیابی اور آخری نجات کا دارومدار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ ط إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ② (الحشر ۵۹:۷) جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دے اس سے رُک جاؤ۔ اللہ سے ڈرو، اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

ایسی بہت سی غیر تحقیق شدہ باتیں ہمارے دین میں داخل ہو چکی ہیں۔ اکثر جہالت، لاعلمی یا نادانی کے سبب انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور بعض اوقات جانتے بوجھے غلو کرتے ہوئے ایسا کیا جاتا ہے۔ ان سے اجتناب بہت ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعِدًّا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (بخاری، کتاب العلم، باب اثم من كذب على النبي، حدیث: ۱۰۶۱) جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ گھڑا اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اصل دین پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

